السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل دیکھنے میں آیا ہے کہ عامی افراد جو عربی سے پوری واقفیت نہیں رکھتے حدیث کی صحت و ضعف پر بحث کر رہے ہوتے ہیں اور قرآن و حدیث سے مسائل کا استنباط کر کے آپس میں بحث مباحثہ کر رہے ہوتے ہیں۔ کیا عامی افراد کا یہ عمل ممدوح ہے یا نہیں یا کچھ تفصیل ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عامی لوگوں کا یہ رویہ غیر ممدوح ہے، ان کے اس رویے کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے، عامی لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس طرح کے فنی امور میں اہل علم سے رابطہ کریں۔ اور علم کے بغیر بحث مباحثہ سے پرہیز کریں۔

شیخ محمد صالح المنجد فرماتے ہیں: ''عامی'' (وہ شخص جو دلائل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا اور اہل علم کے طریقوں کے مطابق سمجھ نہیں سکتا تو اس) پر تقلید اور اہل علم سے دریافت کرنا فرض ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: فَسْئَلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورۃ الانبیاء ۷)، ترجمہ: اگر تم کو معلوم نہ ہو تو علم والوں سے دریافت کرو۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ]

جلد01